یہ کتاب حسب قانون وقت رجسٹری ہو گئی ہے کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں اسکے جملہ حقوق بنام مصنف و ناشر محفوظ ہیں۔

قصص الاولین مواعظ الآخرین

یا اللہ یا محمد

تذکرۃ الصابرین

کا پہلا حصہ یعنی

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام

فرزندان حضرت مسلم

جسکو

شیریں زبان نکتہ دان - ماہر رموز عرفان - فخر زمان حضرت اقبال سہارنپوری

نے

برائے استفادہ عامۃ المسلمین سلیس اردو زبان میں نظم فرمایا

اور حسب فرمایش احقر الانام خاکسار محمد یوسف خان مالک کتبخانہ یوسفی

سہارنپور

محبوب المطابع دہلی میں چھپی

قیمت چار آنہ (۴)



مالک ایں واقع روح مبارک

فہرست کتب ہائے دلچسپ و دلکش من تصانیف

سلطان الواعظین حضرت مولوی محمد اسحق صاحب مدظلہ العالی

داستان یوسف۔ یہ سحر البیان اور نرالی شان کی تفسیر یوسف علیہ السلام دوبارہ طبع ہوئی ہے قیمت ۳ر

فسانہ آدم۔ یہ عبرت انگیز افسانہ پیدائش عالم اور حضرت آدم و حوا کا سچا ناول ہے۔ قیمت عہ

جلوہ طور۔ یہ عبرت آمیز قصہ فرعون بادشاہ مصر اور موسیٰ علیہ السلام کی پوری داستان ہے عہ

ملت ابراہیم۔ یہ وہ دلکش کتاب ہے جس میں نمرود اور جناب خلیل کا جملہ احوال ہے۔ عہ

دولت اخلاق۔ یہ اخلاقی کتاب وہ کتاب ہے جسے پڑھکر انسان اخلاق مجسم بن جاتا ہے ۱۰ر

روز محشر۔ یہ وہ ہوشربا کتاب ہے جس میں پچاس ہزار برس کے روز قیامت کا پورا حال ہے ۱۰ر

تاج سلیمانی۔ یہ دلچسپ ناول وہ ناول ہے جس میں حضرت سلیمان کی حکومت کا جوش دکھایا ہے ۸ر

قصہ اصحاب کہف۔ یہ دلکش کتاب عجیب غریب ہے جس میں اصحاب کہف کی پوری داستان ہے ۸ر

بستان اولیاء۔ یہ پیاری کتاب حقیقت میں پیاری کتاب ہے جس میں اولیاء کرام کے نفیس حالات ہیں ۸ر

موت کا منظر۔ یہ روح فرسا اور ہوشربا کتاب ہے جس میں آنیوالی موت کا فوٹو کھینچدیا ہے ۸ر

نیکی بدی۔ یہ عجیب کتاب ہے جس میں انسان کی نیکی الگ الگ نظر آجاتی ہے ۸ر

دعاء مقبول۔ یہ نہایت کارآمد ہے جس میں دعائیں قبول ہونے کے وقت اور طریقہ مرقوم ہیں ۸ر

دعوت النسوان۔ یہ نرالی کتاب وہ ہے جس میں عورتوں کی معلومات حد کو پہنچا دی ہے۔ ۸ر

رسم و رواج۔ یہ کتاب ایک ضروری کتاب ہے جس میں رسم و رواج قدیم و جدید کا انجام صاف نظر آرہا ہے ۸ر

قصہ یونس۔ یہ دلچسپ کتاب نہایت دلکش ہے جس میں حضرت یونس کی پوری دلکش داستان ہے ۸ر

نماز مسلم۔ یہ وہ پیاری کتاب ہے جس میں نمازی اور بے نمازی دونوں کا انجام صاف نظر آرہا ہے ۸ر

خواب مسلم۔ یہ کتاب قابل دید ہے جس میں خوابوں کے متعلق جملہ ہدایات مرقوم ہیں۔ ۸ر

جمعہ کی نماز۔ یہ نئی کتاب وہ کتاب ہے جس میں یہ دکھایا ہے کہ جمعہ جمعہ نہیں بلکہ عید المومنین ہے ۸ر

رضوان مولا۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۸ر معراج رسول۔ قیمت ۶



یہ کتاب حسب قانون وقت رجسٹری ہوگئی ہے کوئی صاحب بقصد طبع نفرمائیں اسکے جملہ حقوق بنام مصنف و ناشر محفوظ ہیں

قصص الاولین مواعظ الآخرین

تذکرۃ الصابرین

کا پہلا حصہ یعنی

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام

و شہادت نامہ

حضرت امام حسین علیہ السلام

مع

فرزندان حضرت مسلم

جسکو

شاعر شیرین زبان نکتہ دان - ماہر رموز عرفان - فخر زمان حضرت اقبال سہارنپوری

نے

برای استفادہ عامۃ المسلمین سلیس اردو زبان میں نظم فرمایا

اور

حسب فرمایش احقر انام خاکسار محمد یوسف مالک کتبخانہ یوسفی سہارنپور

محبوب المطابع دہلی میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد احقر الانام بندۂ ناچیز نیاز احمد تخلص باقبال خلف صغر شیخ خلیفہ مجید الدین صاحب ریاضی داں مرحوم و مغفور متوطن سہارنپور محلہ قضاۃ۔ برادران اسلام کی خدمت میں ملتمس ہے کہ کمترین نے قصہ حضرت ایوب علیہ السلام اور شہادت نامہ فرزندان حضرت مسلم مع شہادت نامہ امام حسین علیہ السلام کو کتب تواریخ و مطابق روایات صحیح از اول تا آخر نہایت سلیس اور سادہ اردو زبان میں منظوم کیا جس کو اکثر مجالس میلاد شریف میں عزیزان محمد یامین و محمد یعقوب و چھوٹے میاں وغیرہ ساکنان محلہ ڈولی کھال نے پڑھا جس سے سامعین مجلس نہایت لطف اندوز ہوئے اور چھپوانے کی فرمایش کی۔ چنانچہ احباب کی خاطر کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جناب مولوی محمد یوسف خان صاحب ابن قاضی محمد یعقوب خانصاحب مرحوم ساکن کابل حال وارد سہارنپور کو واسطے چھپوانے کے دیا۔ امید ہے کہ شایقین اصحاب جناب موصوف سے اس مجموعہ کو خرید کر محظوظ ہونگے اور سہو و نسیان کو معاف فرما کر احقر کو دعائے خیر سے یاد فرمایئں گے۔ اگر پبلک نے ہماری حوصلہ افزائی کی تو اسکے دوسرے حصص بھی شائع ہونگے۔ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کروں حمد خدا۔ توصیف حق لاؤں بجا
سب نے جسے سجدہ کیا۔ شانِ جلالت دیکھ کر

یکتا ہی وہ ذاتِ خدا۔ یکتا ہی وہ رب العلا
کیا ہو سکے چون و چرا۔ خالق کی حکمت دیکھ کر

ذات ہی اسکی احد۔ بیشک ہی وہ رب قدیر
اپنا ثانی آپ ہے کوئی نہیں اس کا نظیر

بیشک ہی وہ سب کا خدا۔ بیشک ہی وہ سب سے بڑا
سب سے وہ رتبہ میں سوا۔ سب سے الگ سب سے جدا

سب کا وہی حاجت روا۔ سب کو اسی کا آسرا
سب نے دیا سر کو جھکا۔ بےمثل قوت دیکھ کر

اس نے دم بھر میں ہر ایک شے کو ہویدا کر دیا
ہی عجب قدرت کہ ناپید اکو پیدا کر دیا



کُن کہکے پیدا کر دیا۔ چرخ بریں عرشِ علا
آدمؑ کو وہ رتبہ دیا سجدہ فرشتوں نے کیا

حور و ملک ارض و سما۔ سنگ و شجر آب و ہوا
حیران ہر کوئی ہوا انساں کی عظمت دیکھ کر

ہے شہنشاہِ دو عالم بس وہی رب قدیر
آپ اپنے واسطے پیدا کیا اپنا وزیر

ہر چیز سے پہلے بنا۔ نور محمدؐ مصطفےٰ
پھر سلسلہ آگے بڑھا۔ پیدا ہوئے سب انبیا

سب مرسلوں کا پیشوا۔ محبوب اپنا کر لیا
پھر امتحان اُنکا لیا صبر اور طاقت دیکھ کر

گر نہوتے جاوہ گر دنیا میں محبوب خدا
کوئی شے پیدا نہوتی شک نہیں اسمیں ذرا

جتنے ہوئے ہیں انبیا۔ تھے سالکِ راہِ خدا
اب تم سنو مجھسے ذرا۔ حال حضرت ایوبؑ کا

رتبہ دیا سبکو جدا۔ ہیں صاحب فضل و عطا
جن کا لقب صابر کیا۔ حق نے ریاضت دیکھکر

ہر مصیبت اور ہر مشکل میں صابر آپ تھے
ہے کلام اللہ کی آیت کہ صابر آپ تھے



جو کچھ رقم میں نے کیا مضموں ہے وہ قرآن کا / یا ہے حدیث مصطفےٰ ۔ یا ہیں روایات بجا

سب ہے کتابوں میں لکھا ۔ کرنا نہ شک اسمیں ذرا / مضموں میں نے چُن لیا ۔ اک اک روایت دیکھکر

دِل لگاکر شوق سے سُن اسکو سب خاص و عام

اور رہیں پڑھتے حبیبِ حق پہ صلوٰۃ و سلام

یوں راویانِ خوش بیاں ۔ کرتے ہیں قصہ کو عیاں / تھا روم میں انکا مکاں تھیں دختر لوط انکی ماں

تھیں چار گھر میں بیویاں اور دس تھے لڑکے لڑکیاں / تھے نیک سب خورد و کلاں شاداں تھی حضرت دیکھکر

تھے ہزاروں اونٹ گھوڑے بھیڑ بکری لاکلام

اور پورے پانسو خدمت میں رہتے تھے غلام

گھر میں بہت تھا مال و زر ۔ اور کچھ نہ تھا خوف و خطر / لیتے تھے بھوکوں کی خبر ہوتے نہ تھے موجود گر

دس بھوکے دسترخوان پر ۔ کھاتے تھے وہ ما حضر / کرتے تھے اپنی چشم تر سب کی مصیبت دیکھکر

دین کی دولت سے وہ ہر وقت مالا مال تھے

دولتِ دنیا سے دنیا میں بڑے خوشحال تھے

تھا مال و دولت بیحد جسکی نہیں تھی کوئی حد
تھا لب پہ اللہ الصمد تھی یاد حق باشد و مد

تھی ساتھ مالک کی مدد ہر وقت تھا ذکر احد
شیطان کو آیا حسد ایسی عبادت دیکھکر

عرض کی شیطان نے حق سے کہ ای رب الانام
گر مصیبت ان پہ کچھ آئے نہ لیں پھر تیرا نام

کی عرض یوں شیطان نے تب ای میرے مالک میرے رب
اُس دم ہوا ارشادِ رب جھوٹا ہے تو ای بے ادب

تکلیف نہیں پہنچیگی جب چھوٹے عبادت انکی سب
ہم امتحاں لیتے ہیں اب تیری عداوت دیکھ کر

ہے مرا ایوب قرباں مجھپہ دل سے جان سے
تو نہیں واقف ہے ای ابلیس اُسکی شان سے

جا ہمنے دی قدرت تجھے ہر بات کی طاقت تجھے
ہے بخل کی عادت تجھے ہے ہر جگہ ذلت تجھے

تا ہو نکچھ حجت تجھے رہو پھر نہ کچھ حیرت تجھے
ہوگی بڑی حیرت تجھے نبیوں کی ہمت دیکھکر

ہو گیا تیار شیطاں امتحاں کیواسطے
دشمن جاں بن گیا جانِ جہاں کیواسطے

شیطان نے جو کچھ کہا۔ پورا خدا نے کر دیا
لوگوں نے حال آ کر کہا۔ بولے کہ مالک کی رضا

ارشاد بجلی کو ہوا۔ بجلی سے سب کچھ جل گیا
اُس کا تھا اُسنے لیلیا۔ کچھ اپنی حکمت دیکھ کر

جل گیا گھر بار سارا۔ اور سب لونڈی غلام
تھا عبادت سے مگر دن رات آنحضرت کو کام

پھر حکم پانی کو ملا۔ زور اپنا تو بھی کچھ دکھا
اک دم کے دم میں لیگیا۔ اونٹ اور گھوڑے سب بہا

پانی نے زور اتنا کیا ہر سمت جاری ہو گیا
سب کا جگر پانی ہوا۔ آفت پہ آفت دیکھکر

آپ بیٹھے دیکھتے تھے بند تھی لیکن زبان
شکر حق کرتے تھے دل سے تھی نہ لب پہ ہوں ہاں

آئی ہوا پھر زور کی۔ آندھی کی صورت وہ چلی
کھیتی بہت تھی آپکی۔ غارت سب اس سے ہو گئی

جس سے کہ کانپ اٹھے سبھی ایسی دیکھی تھی کبھی
کچھ بھی نہ وہ باقی رہی۔ آتی تھی حسرت دیکھکر

آپ بولے عیب سے خالی ہے کام اللہ کا
ہے بڑی دولت ہمارے پاس نام اللہ کا



فرزند جو تھے آپکے، مکتب میں وہ پڑھنے گئے
پڑھتے تھے وہ بیٹھے ہوئے چھت گر پڑی دب گئے

دم بھر میں وہ سب مر گئے۔ اسباب سے سب دنگ تھے
دشمن بھی روتے تھے کھڑے۔ ایسی مصیبت دیکھکر

داغ بیٹوں کے اُٹھائے کی نہ ہرگز آہ پر
صبر تھا ایوب کے دل کو نظر اللہ پر

رشکِ قمر جاتے رہے، نورِ نظر جاتے رہے
لختِ جگر جاتے رہے، گلہائے تر جاتے رہے

لعل و گہر جاتے رہے۔ تازہ ثمر جاتے رہے
ساتوں پسر جاتے رہے، روتی تھی خلقت دیکھکر

دولت اور اولاد تو جاتی رہی اے دوستو
جان باقی رہ گئی اُسکا بھی اب قصہ سُنو

ہی ذکر یوں اک روز کا، کرتے تھے وہ یادِ خدا
ایک درد پاؤں میں اُٹھا، وہ یک بیک زخمی ہوا

وہ زخم پھر اتنا بڑھا سب جسم اُس سے پھل گیا
سب کا کلیجہ ہل گیا حضرت کی حالت دیکھکر

رفتہ رفتہ پڑ گئے کیڑے بدن میں آپکے
کھا لیا سب ماس کچھ چھوڑا نہ تن میں آپکے



کیڑے ستم ڈھانے لگے، تکلیف پہنچانے لگے
سب جسم کھجلانے لگے، حضرت کو تڑپانے لگے
سارا بدن کھانے لگے، رگ رگ میں تھرلانے لگے
سب دلمیں تھرّانے لگے، کیڑونکی کثرت دیکھکر

وہ بدن جو صاف اور شفاف تھا بلّور سا
ہائے کیڑوں نے اُسے کھا کھا کے زخمی کر دیا

کیڑوں نے کھایا اسقدر، چھلنی ہوا دل اور جگر
پھرتے تھے سارے جسم پر، بُو سے پھٹا جاتا تھا سر
مُنہ آنکھہ کان اور ناک پر، کیڑے ہی آتے تھے نظر
کوئی نہ لیتا تھا خبر، ایسی بُری گت دیکھکر

ہو گئی بد تر سے بد تر گرچہ حالت آپکی
پر نہ چھُوٹی ایک دم کو بھی عبادت آپکی

ٹپ ٹپ ٹپکتا تھا لہو، جاری تھی پیپ اور کچ لہو
کرتے تھے پوری ہو بہو، رہتے تھے ہر دم قبلہ رُو
قائم نہ رہتا تھا وضو، لیکن عبادت کی تھی خُو
کہتے تھے یا رب تو ہی تُو، خوش تھے مصیبت دیکھکر

کوئی کیڑا جسم سے گرتا جو بالائے زمین
جلد تر اُسکو اُٹھا کر آپ رکھہ لیتے وہیں



کیڑا جو گرتا تھا کوئی، لیتے اُٹھا اُسکو جبھی
کھا کر زمیں حق کے نبی، زخموں پہ رکھ لیتے تبھی
کہتے تھے یوں ہو کر خوشی، خوراک میری جسم کی
اللہ نے کیڑوں کو دی، اپنی مشیت دیکھکر

آپ فرماتے مصیبت کی جو یہ اک قید ہے
راز پوشیدہ ہی اسمیں کوئی اسمیں بھید ہے

آخر گئی سب کھال گل، جاتا رہا سب زور بل
چربی گئی ساری پگھل، اور ہڈیاں آئیں نکل
بس ہو گیا سب جسم شل، پڑتی نہ تھی اکدم کو کل
سوتے نہیں تھے ایک پل، ہوتی تھی رقت دیکھکر

کہتا تھا شیطان دلمیں اب بگڑ جائیگا کام
اب عبادت اور نمازیں انکی چھوٹینگی تمام

جب حال ایسا آپکا، شیطان نے دیکھا بُرا
تب دلمیں یوں کہنے لگا، ہوگا بس اب میرا کہا
ایوب سے فرض خدا، اب ہو نہیں سکتا ادا
مردود خوش ہونے لگا، اُنکی نقاہت دیکھکر

کہتے تھے ایوب میں بھی ہوں بڑا صاحب نصیب
رات دن جاری زباں پر ہے مرے ذکر حبیب

حضرت کہ تھے اعلیٰ ہمم، تھے ہر طرح ثابت قدم
بالکل نہ تھا رنج و الم، تھے شکر کرتے دمبدم

سر تھا خدا کے آگے خم، کہتے تھے کھا کھا کر قسم
اللہ پر شاکر ہیں ہم ایماں کی دولت دیکھکر

بیویاں تھیں چار لیلیٰ تین نے خود ہی طلاق
رہ گئی بس ایک تھا خدمت کا جسکو اشتیاق

اُس کا رحیمہ نام تھا، یوں اُسنے رو رو کر کہا
عیش آپنے مجھکو دیا، احسان ہے مجھ پر بڑا

ہوں آج گر تمسے جدا، کل حشر کو پیشِ خدا
کیا منہ دکھاؤنگی بھلا، تھوکے گی خلقت دیکھکر

ہو گئے سب آدمی کنبے قبیلے کے جدا
رہگئے دو آپکے شاگرد تھے جو باخدا

بستی کے لوگوں نے کہا، کردو انہیں یاں سے جدا
شاگرد لائے بوریا، اُس پر لیا اُن کو بٹھا

لی آپکی گٹھڑی بنا، اور اسکو سر پر رکھ لیا
اِک گاؤں آگے آگیا، ٹھیرے فراغت دیکھکر

جا کے اُس گاؤں میں شیطان نے یوں ظاہر کیا
دونوں یاں آنکو جگہ خوں انکا ہے بگڑا ہوا



واں سے نکالا جلد تر، تھا دوسرا گاؤں اُدھر
کرتے پھری پایا نہ گھر، جنگل میں دیکھا اک شجر
واں سے گئے واں بےخطر، یوں سات گاؤں کا سفر
سمجھے کہ یاں ہوگی بسر، بس صبر حالت دیکھ کر

واں بٹھا کر آپ کو بس چل دیئے شاگرد بھی
اب فقط جنگل میں حضرت اور رحیمہ رہ گئی

بیچارے خستہ نیم جاں، رہنے لگے دونوں وہاں
حاصل نہ تھا امن و اماں، سانپ اور درندے تھے جہاں
تکلیف کا ہو کیا بیاں، وہ دونوں کے دونوں ناتواں
ڈرتے تھے سب پیر و جواں، آتی تھی دہشت دیکھ کر

جان و دل سے کام کرتی اور محبت آپ کی
ایسی تو نوکر بھی کر سکتے نہ خدمت آپ کی

تھی جان و دل سے مہرباں، بوٹے تھی ٹھیکی لیاں
دو وقت لاتی روٹیاں، زخموں کی جھلتی مکھیاں
تھے پاس گاؤں میں مکاں، کہتے تھے واں مرد و زناں
ہر دم دعا تھی بر زباں، تھے شاد حضرت دیکھ کر

جا کے پھر ہر گاؤں میں شیطان نے ظاہر کیا
اس کا شوہر جو ہے وہ اس کا خون ہے بگڑا ہوا



جب گاؤں والوں کو ہوا معلوم سارا ماجرا — دھکے دیئے کچھ کچھ کہا دھمکایا اور غصہ کیا

گھر میں سے باہر کر دیا کچھ بس نہ اسکا چل سکا — صدمہ رحیمہ کو ہوا یہ تازہ وقت دیکھکر

دوسرے گاؤں میں پہنچی تب رحیمہ خستہ تن

کافرہ عورت تھی اس سے یوں کہا کچھ کر جتن

جو میری سر کا تاج ہے دنیا کا جس سے راج ہے — بیمار ہے محتاج ہے گھر میں نہیں اناج ہے

بیحد ضرورت آج ہے کردونگی جو کچھ کاج ہے — دیدے اگر کچھ لاج ہے میری مصیبت دیکھکر

تھے بہت لمبے بہت ہی خوبصورت سر کے بال

یوں کیا کافر کی عورت نے رحیمہ سے سوال

ہیں بال یہ تیری بھلے کیسے سیہ کیسے بڑے — ہیں خوب کندھوں پر پڑے مجھکو بہت اچھے لگے

قینچی سے مجھکو کاٹ دے ہیں روٹیاں دونگی تجھے — عشق ہو گیا انکا مجھے انکی نزاکت دیکھکر

سن کے یہ باتیں رحیمہ خستہ جان رونے لگی

اور بہت منت سماجت کرکے یوں کہنے لگی



اس میں تو ہے ذلت مری، جائیگی عزت مری
آجائیگی شامت مری، پڑتی نہیں ہمت مری

ہوگی بری حالت مری، ہووےگی غیرت مری
تو مان لے منت مری، اتنی نہ حجت دیکھ کر

کر خدا کے واسطے کچھ رحم مجھ مظلوم پر
مت چلا تیغِ ستم ظالم مرے حلقوم پر

بدنام میں ہوجاؤنگی، یہ منہ کسے دکھلاؤنگی
گاؤں میں کیونکر آؤنگی، مزدوری کیونکر پاؤنگی

سب میں بری کہلاؤنگی، خاوند کو کیا بھاؤنگی
بے انتہا شرماؤنگی، ہر اک کی صورت دیکھکر

کچھ ہوا اس پر نہ اس منت سماجت کا اثر
رکھ لئے کم بخت نے سب بال سر کے کاٹ کر

شیطان نے یہ دیکھکر۔ ایوب کو کردی خبر
لوگوں نے چوٹی کاٹکر۔ چھوڑا ہے اسکو سر بسر

بی بی ہے تیری بدگہر، پایا ہے آج اسکا ثمر
اب رہی ہے وہ ادھر روؤگے صورت دیکھکر

سن کے یہ حضرت نے غصہ میں قسم کھا کر کہا
دینگے اچھے ہو کے سو کوڑوں کی ہم اسکو سزا



پہنچی رحیمہ جب وہاں، حضرت نے تب پوچھا کہ ہاں
لِلّٰہ نہوں یوں بدگماں، ہیں بدلے میں اُنکے روٹیاں
ہیں بال چوٹی کے یہاں، رو کر لگی کرنے بیاں
گاؤں سے لائی ہوں یہاں، بیچہ ضرورت دیکھکر

ہو گئے بیتاب سن کر بولے اے فریادرس
اِس مصیبت میں ہوئے ہیں مجھکو اٹھارہ برس

کرنے لگے رو کر دعا، کر رحم مجھ پر اے خدا
بس بخشدے میری خطا، کر اپنی رحمت سے شفا
کیا امتحان دونگا بھلا، ادنیٰ ہوں میں بندہ ترا
مقبول کی حق نے دعا، بندہ کی رقت دیکھکر

آئے جبریل امیں بولے کہ اے عالیجناب
آپکو اللہ نے بخشا ہے صابر کا خطاب

روح الامیں نے بس دیا پیغام حق آکر سنا
وہ جسم جو کمزور تھا، اُسمیں بہت زور آگیا
سیدھا دیا اُنکو بٹھا، کرنے لگے شکر خدا
خوش ہو گئے بے انتہا، حق کی عنایت دیکھکر

ہو گیا شیطان جھوٹا اور بہت ذلت ہوئی
صبر پر ایوب کے مردود کو حسرت ہوئی



پھر حضرت ایوب سے جبریل یوں فرمانے لگے
پاؤں زمیں پر مارئیے۔ مارا تو جاری ہو گئے

دو چشمے آب صاف کے، تھے صاف اور شیریں بڑے
ایوب بیحد خوش ہوئے، اُنکی لطافت دیکھکر

آپ اچھے ہو گئے دم میں خدا کی شان سے
وہ بڑا ستار ہو غفار ہے رحمن ہے

حضرت نے وہ پانی پیا۔ اور غسل بھی اس سے کیا
زخمی بدن سب آپکا۔ یک لخت اچھا ہو گیا

ایسا وہ پہلے بھی نہ تھا۔ اک نور تھے سر تا بپا
یاد آتی تھی شانِ خدا۔ چہرہ کی رنگت دیکھکر

پھر اُٹھا کر ایک ٹیلہ پر بٹھایا آپ کو
ایک کپڑا لا کے جنت سے اوڑھایا آپ کو

آئی رحیمہ جب وہاں پایا نہ اُنکا کچھ نشاں
گھبرا گئی وہ نیمجاں، کرنے لگی رو کر بیاں

یارب میں اب جاؤں کہاں یارب ہے مجھپر مہرباں
دے اپنی بندی کو اماں، دکھیا کی حالت دیکھکر

ناگہاں اُونچے سے اک آواز آئی کان میں
جب وہاں پہنچی تو ایوب آگئے پہچان میں



پہنچی جو واں یہ خستہ تن کچھ اور ہی دیکھی پھبن
اور یوں لگی کرنے سخن اللہ رے شانِ ذوالمنن

بس کھل گیا دل کا چمن بیحد خوشی بیحد مگن
کندن ہوا سارا بدن ہنستی تھی صورت دیکھکر

حضرت ایوب نے چاہا کریں پوری قسم
اور سو کوڑے رحیمہ کے لگائیں ایک دم

آیا وہیں حکمِ خدا ہرگز نہیں اسکی خطا
دی تم نے گر اسکو سزا اچھا نہیں ہوگا ذرا

خدمت ہوئی اس سے ادا اچھی طرح تم کو رکھا
ایوبؑ کو خوف آگیا یہ اپنی جرأت دیکھکر

حکم آیا لیجئے ہلکی سی شاخ اک پیڑ کی
اور ہوں تنو ٹہنیاں سوکھی ہوئی آہیں لگی

حضرت نے از حکمِ خدا فرمان یہ پورا کیا
بس ہوگیا فضلِ خدا آسان مشکل کو کیا

ایک شاخ لیکر چھو دیا جسمِ رحیمہ کو ذرا
دونوں نے دی گردن جھکا حق کی یہ حکمت دیکھکر

دم بدم ہونے لگا بس پھر تو فضلِ کبریا
گاؤں جو انکا وطن تھا وہ انھیں پہنچا دیا



تھی جس مکاں کی چھت گری جبرئیل پہنچے فوراً جبھی — آواز ہر لڑکے کو دی آئے وہ اٹھ کر سبھی
ساتوں کے ساتوں کو ہوئی حاصل دوبارہ زندگی — خوش ہوگئے حق کے نبی بیٹوں کی صورت دیکھکر

بھیڑ بکری اونٹ گھوڑے اور سب لونڈی غلام
حکم خالق سے دوبارہ ہوگئے زندہ تمام

ہے اک روایت میں لکھا جو کچھ گیا تھا آپ کا — اس سے زیادہ مل گیا پھر سرخ اک بادل اٹھا
سونے کا مینہ برسا گیا چاندی کا پتھراؤ کیا — عزت ہوئی رتبہ بڑھا دولت کی کثرت دیکھکر

مل گئیں پھر آپ کو پہلی وہ تینوں بیویاں
اور رحیمہ کو دوبارہ کر دیا حق نے جوان

ہے صبر کا رتبہ بڑا ہو صبر میں حق کی رضا — اس میں نہیں ہے شک ذرا قرآن میں ہے آچکا
جو صابر و شاکر بنا اللہ کا وہ ہو گیا — اللہ اس کا ہو گیا اسکی ریاضت دیکھکر

ہو گیا بس حضرت ایوبؑ کا قصہ تمام
شکر ہے **اقبال** حق کا اور پیغمبر پر سلام

اب کیجئے حق سے دعا۔ پوری ہو سبکی التجا
ہو سننے والوں کا بھلا۔ دے پڑھنے والوں کو جزا
ہم سبکو دے نیکی خدا ہو دلمیں درد اسلام کا
طاقت ہمیں کر دے عطا کمزور حالت دیکھکر

شہادت نامہ حضرت امام حسین علیہ السلام

رکھ کے شبیر کے حلق پر جس گھڑی
شمر ملعون خنجر چلانے لگا
چرخ تھرا گیا۔ کانپ اُٹھی زمین
زلزلہ عرش اعظم کو آنے لگا

بولے حضرت دیکھ تو پہچان تو میں کون ہوں
اپنے دلمیں غور کر تو جان تو میں کون ہوں

فاطمہؓ بنت احمد کی میں جان ہوں
روح احمد کی راحت کا سامان ہوں
دل سے نانا کی اُمت پہ قربان ہوں
خون ناحق مرا کیوں بہانے لگا

کچھ نہ ان باتوں کا حضرت کی ہوا اُس پر اثر
بولا وہ ظالم ابھی تلوار سے کاٹوں گا سر



بولے حضرت کہ اب وقت ہے ظہر کا
سجدہ کرنے دے پھر کاٹ لینا گلا

سر کو جلتی ہوئی خاک پر رکھدیا
لطف حمدِ الٰہی میں آنے لگا

آپ سجدے سے اُٹھانے بھی نہیں پائے تھے
وار ظالم نے کیا شبیر کے رخسار پر

عارضِ پاک تھا جلوہ حق نما
چوما کرتے تھے جس کو حبیبِ خدا

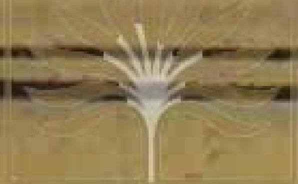
کٹ گیا گورا گورا وہ گال آپ کا
زخم سے خون بہ بہ کے آنے لگا

زور سے اک تیر پھر حضرت کے ماتھے پر لگا
خون کا فوارہ پیشانی سے جاری ہو گیا

بولے رو کر کہ اب خلد کو جاؤں گا
ظلم نانا کو اُمت کے دکھلاؤں گا

سامنے حق کے فریاد لے جاؤں گا
کہہ کے یوں صبر حضرت کو آنے لگا

قبلہ رو ہو کر بہت حمد و ثنا کی آپنے
ہاتھ اُٹھا کر حق تعالیٰ سے دعا کی آپنے



کی دعا حق سے یوں بیٹھ کر قبلہ رُو
وقت آخر مرا دل ٹھکانے لگا

خون سے اپنے حضرت نے کر کے وضو
بخش دے میری نانا کی اُمت کو تو

کچھ نہیں تھا اُس گھڑی شبیر کے دل میں ملال
بخشش اُمت کا یوں رو کر کیا حق سے سوال

تجھ کو اس میرے زخمی بدن کی قسم
بخشش اُمت مرا دل ٹھکانے لگا

بخش کو جد حسینؓ و حسنؓ کی قسم
خون میں ڈوبے اِس پیرہن کی قسم

کر رہے تھے آپ یوں سجدے میں خالق سے دُعا
شمر نے تلوار دی حضرت کی گردن پر چلا

تیز تلوار حلقوم پر پھیر دی
لب پہ اللہ اللہ آنے لگا

چڑھ گیا شمر چھاتی پہ شبیرؓ کی
کلمہ حق پڑھا آپ نے جان دی

جنکو جھولے میں جُھلایا کرتے تھے روح الامین
آج ہے اُنکے گلے پر خنجرِ شمر لعین



تیغ شبیر کے حلق پر جب چلی
کانپ اُٹھا مزار حیات النبی
رو دیئے خلد میں فاطمہؓ اور علیؓ
عرش اللہ جنبش میں آنے لگا

گر پڑا جسم زمین پر قطرۂ خون امام
آہ کی اور حاملانِ عرش کانپ اُٹھے تمام

زور زور ہاتھ پاؤں جھٹکنے لگے
نیم بسمل کی صورت تڑپنے لگے
سر کو حضرت زمین پر پٹکنے لگے
جسم تکلیف سے تلملانے لگا

کر گئی پرواز تن سے روح اقدس آپکی
سر کو جا کر رکھدیا آغوش میں ماں باپ کی

اک طرف تھے علیؓ اک طرف فاطمہؓ
بیچ میں سب نے شبیر کو لے لیا
اک طرف مصطفیٰ اک طرف انبیا
ساتھ میں سب کے جنت کو جانے لگا

جو حسین ابن علی کے واسطے غمخوار ہے
خلد اے اقبال اُسکے واسطے تیار ہے



جسم سے کر کے حضرت کے سر کو جُدا
بولا قاتل کہ پورا ہوا مُدعا

جسم شبیر کا خاک و خون میں رہا
سر کو نیزے پہ رکھ کر دکھانے لگا

شہادت نامہ فرزندان مسلم علیہ السلام

گوئے گالوں پہ مسلم کے بچوں کے جب
آ کے حارث طمانچے لگانے لگا

لال احمد کے لعلوں کا منہ ہو گیا
ایک تڑپا تو اک بلبلانے لگا

بولا حارث جستجو میں انکی تھا میں بیقرار
کیا خبر تھی میرے گھر میں ہیں چھپے میری ننگ کا

جب کیا دونوں بچوں کا ننگا بدن
بلبلانے لگے بے زباں بے دہن

الاماں الاماں لگے کہنے وہ گلبدن
جب گلوں کو پکڑ کر دبانے لگا

بولی بی بی انکی اے ظالم تجھے کیا ہو گیا
ظلم کیوں ان چاند سی شکلوں پہ تو کرنے لگا



بولی بی بی کہ ظالم خدا کے لئے — رحم کر رحم کر مصطفیٰ کے لئے
دیکھ کالا نہ کر منہ سدا کے لئے — جیتے جی کیوں جہنم میں جانے لگا

گر پڑی حارث کے قدموں پر وہ یہ کہتی ہوئی
گھر بلا کر اپنے ایسا ظلم کرتا ہے کوئی

خود ہی دو دن سے ہیں بلبلائے ہوئے — باپ کا داغ دل پر ہیں کھائے ہوئے
تیرے گھر میں ہیں مہمان آئے ہوئے — کیوں ستائے ہوؤں کو ستانے لگا

دولتِ دنیا کے لالچ میں وہ بے ایمان تھا
خون تھا سر پر چڑھا بیخوف وہ شیطان تھا

زور سے اپنی بی بی کو دھکا دیا — بولا چل ہٹ پرے دور ہو بے حیا
لال غصہ سے ظالم کا منہ ہو گیا — نیلی پیلی سی آنکھیں دکھانے لگا

پاؤں پکڑے اور باہر کھینچ لایا سر کے بل
خوف کے مارے لگے رونے وہ ہو کر ہم بغل



بال سر کے اُڑے چھل گئی کھال بھی
تھا نہ عمامہ سر پہ نہ رومال بھی

بھر گئے خاک اور خون میں گال بھی
کھینچ کر گھر سے باہر جولانے لگا

ساتھ لیکر اُنکو گھوڑے پر چلا وہ بدلگام
پیچھے دوڑی اسکی بی بی اُسکا لڑکا اور غلام

تھا جو اُس کا غلام اُس سے کہنے لگا
لے یہ تلوار اور کاٹ ان کا گلا

میں ہوں آقا ترا تو ہے بردہ مرا
اُسکو دھمکا کے غصہ دکھانے لگا

یُوں لگا کہنے غلام او دشمنِ آلِ نبی
بس چلے میرا تو تیرا خون پی جاؤں ابھی

پھر تو کی تیغ حارث نے اپنی علم
اُسنے کلمہ پڑھا کر کے گردن کو خم

جسم کے اُسکے دو کر دیئے ایک دم
جانب خانہ خوش ہو کے جانے لگا

مار کر حارث نے اُسکو اپنے بیٹے سے کہا
قتل اِنکو کر کے دے لاشوں کو دریا میں بہا



بولا بیٹا نہ کیں اِن کو تڑپاؤں گا
ان کو ماروں گا یا خود ہی مر جاؤں گا

منہ قیامت میں کیا حق کو دکھلاؤنگا
یوں کہا اور آنسو بہانے لگا

بولے بچے خود چلا حارث جو خنجر کھینچ کر
جاں نہ لے دل اپنا ٹھنڈا کرلے ہم کو بیچ کر

دوڑھی بی بی کہ کم بخت کرتا ہے کیا
اُٹھا بیٹا تو اُس کا بھی کاٹا گلا

تیغ سے اسکو حارث نے زخمی کیا
خوف مسلم کے بچوں پہ چھانے لگا

دونوں بچے جب لگے کرنے نماز حق ادا
کاٹ ڈالا تب بڑے بھائی کا ظالم نے گلا

مُنہ کو بھائی کے بھائی لگا چومنے
یوں کہا بھائی سے بھائی معصوم نے

بھائی کے گرد بھائی لگا گھومنے
بھائی بس صبر کر دل ٹھکانے لگا

جب لگا رونے وہ اپنے بھائی کا لیکے نام
کر دیا چھوٹے کو بھی ظالم نے خنجر سے تمام



دھڑ گرا اک طرف اور سر اک طرف — دل کٹا اک طرف اور جگر اک طرف
سینہ چاک اک طرف اور کمر اک طرف — کر کے اک اک کے دو دو دکھانے لگا

سامنے حاکم کے حارث اُنکے جب سر لے گیا
رویا حاکم بھولی شکلیں دیکھکر اور یوں کہا

قید کرنے کو میں نے کہا تھا تجھے — قتل کا حکم کس دن دیا تھا تجھے
کیا ستمگر جنوں ہو گیا تھا تجھے — خون ناحق جوان کا بہانے لگا

دیدیا تب مارنے کا حکم ابن زیاد نے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے حارث کے بس جلّاد نے

پھر تو دی آگ لاشے کو اُس کے لگا — وہ یہاں بھی جلا اور وہاں بھی جلا
ظلم کا اُسکے **اقبال** پھل مل گیا — جسم دوزخ میں جا کر ٹھکانے لگا

نظم

جماعت جارہی ہے کربلا اللہ والونکی ۔ کٹینگی نام حق پر گردنیں اللہ والونکی

جانب دشمن بہت ہے لشکروں کا سلسلہ
ہے بہت کم اہل بیت مصطفےٰ کا قافلہ

ادھر تو ہیں بہتر آدمی شبیر کے ساتھی ۔ اُدھر ہی چھاؤنی چھائی ہوئی فوجی رسالونکی

کوفیوں نے کاٹ ڈالا گلستان فاطمہ رضؓ
کردیا برباد ہائے خاندان فاطمہ رضؓ

یزید بے حیا تجھ پر غضب اللہ کا ٹوٹے ۔ جڑیں کاٹی ہیں تونے مصطفےٰ کے نونہالونکی

ڈھا رہی ہے کس قدر ظلم و ستم فوج یزید
کردیا تیروں سے اس معصوم بچے کو شہید

نظر آئے لہو میں تر تو اسکی ماں نے رو رو کر ۔ بلائیں لیں علی اصغر کے گھونگر یالے بالونکی

پیاس سے سبکو تڑپتا دیکھکر شبیر نے
آسماں کی سمت دیکھا اور فرمانے لگے

کرشمے اے مرے اللہ یہ ہیں تیری قدرت کے
کہ ہیں سوکھی زبانیں کوثر و تسنیم والونکی

کہتے تھے شبیر نانا جان ہمکو دیکھ لو
اپنی اُمت کے ذرا ظلم و ستم کو دیکھ لو

لہو کی ندیاں ہیں یا محمدؐ مصطفے جاری
زمین کربلا پر آپکے نازوں کے پالونکی

ہائے کیسے قتل دونوں گیسوؤں والے ہوئے
بھائی کی گردن میں بھائی ہاتھ ڈالے ہوئے

نہ چھوڑا حارث بدبخت نے مسلم کے بچوں کو
نکالی جان اک تلوار سے دونو نہالونکی

شہربانو نے یہ دیکھا خواب اک دن بالیقین
کرتی ہیں خاتون جنت صاف مقتل کی زمین

نہ کوئی شے کہیں شبیر کے زخموں میں چبھ جائے
بنائی فاطمہ زہرا نے جھاڑو سر کے بالونکی



گود میں لے کر کہا شبیر نے اے منکرو
چھ مہینے کا یہ بچہ ہے کرم اِس پر کرو
خدا کیواسطے دیدو کوئی دو گھونٹ پانی کے
زباں ہے تین دن سے خشک ہم آشفتہ حالونکی

ہو گیا تن سے حسین ابن علی کا سر جدا
آسمان سے آ رہی ہے آہ و زاری کی صدا
سرِ مقتل رواں ہیں خون کے فوارے زخموں سے
نگاہیں لاشۂ شبیر پر ہیں عرش والوں کی

جن کے دل میں ہے غم آلِ محمد مصطفیٰ
حشر کے دن انکو جنت میں جگہ دے گا خدا
انھیں **اقبال** آنسو انکے لیجائینگے جنت میں
جو روتے یاد میں ہیں کربلا کے خستہ حالونکی

التماس مصنف

اگر آپ صاحبان نے خاکسار کے کلام کو بہ نظر استحسان دیکھکر شرف قبولیت بخشا تو مندرجہ ذیل کتابیں جو کہ ابھی تک طبع نہیں ہوئی ہیں اور جو کہ کتاب ہذا کے دیگر حصص قرار دیئے گئے ہیں۔ فرمائشیں آنے پر طبع کیجائینگی۔ انکے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) شہادت نامہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) شہادت نامہ حضرت قاسم علیہ السلام (۳) معراج نامہ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا بیان (۴) قصہ حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ۔

تصانیف شمس العلما مولٰنا شبلی نعمانی موجودہ کتبخانہ ہذا

سیرۃ النعمان - یعنی امام اعظم رحمۃ اللہ کی سوانح عمری — ۸ر

الفاروق - مفصل سوانح عمری حضرت فاروق اعظم رضہ — ہے ر

سفرنامہ روم وشام - تمام واقعات نہایت تفصیل سے لکھے ہیں۔ — عہ۸ر

الغزالی - یعنی سوانحعمری امام غزالی رحمۃ اللہ — عہ۸ر

سوانحعمری مولٰنا روم یعنی مولانا جلال الدین رومی کی سوانح عمری ومثنوی شریف اور دیگر تصانیف پر تبصرہ۔ — عہ۸ر

مقالات شبلی - یعنی مولٰنا شبلی کے وہ علمی اور تاریخی مضامین جو ابتک مرتب ہوکر شائع نہیں ہوئے تھے — عہ۴ر

المامون - خلیفہ مامون الرشید عباسی کی سوانح عمری قابل دید۔ — ۸ر

الہارون - یعنی سوانحعمری ہارون رشید عباسی۔ — ہے ر

اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر - جو الزام عالمگیر رحمۃ اللہ پر معاندین عائد کرتے ہیں انکا مدلل جواب۔ — عہ۸ر

حیات سعدی - شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل اور مرتب سوانح عمری۔ — عہ۸ر

حیات حافظ - خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ کی قابل دید سوانحعمری۔ — عہ۸ر

حیات خسرو - طوطی ہند حضرت امیر خسرو کی سوانحعمری۔ — عہ۴ر

آغاز اسلام - یہ کتاب مسلمان بچوں اور لڑکیوں کے لئے نہایت کارآمد ہے — عہ۸ر — ۸ر

کتب تواریخ

سوانح نورجہاں بیگم - نورجہاں کے نام سے کون واقف نہیں یہ وہی بیگم ہے جسکو شہنشاہ جہانگیر کے دل پر قابل قدر قابو حاصل تھا اس سوانحعمری میں اسکی پوری لائف موجود ہے۔ روضہ تاج گنج اور اعتماد الدولہ کا حال بھی درج ہے۔ — عا — ۸ر — ۸ر — ۵ر

تاریخ فرشتہ اردو کامل۔ — معہ

شاہنامہ فردوسی — ۸ر ہے

عجائب القصص اردو — ۸ر ہے

قصص الانبیا کلاں — ۱۲ عہ ر

مجموعہ واقدی — ۸ر — صہ

ملنے کا پتہ - کتبخانہ یوسفی - سہارنپور - یو - پی -

سوانحعمری حضرت علی رح ۷/
فردوس آسیہ ۶
سوانح عمری زیب النسا بیگم
اس خاتون کے حالات پڑھکر
دل بے چین ہوجاتا ہے ۴/

پیغمبروں کے حالات
مسلمان بچوں اور مستورات کی
واقفیت کے لئے بعض مشہور
نبیوں اور رسولوں کے مختصر
حالات صفحات ۸۰ ۵/

ولیوں کے حالات
عام مسلمان بچوں مردوں۔
اور عورتوں کے لئے مشہور
اولیائے کرام کے مختصر حالات
اور انکے اقوال اس کتاب
میں درج ہیں۔ ۸/

تذکرۃ الاولیا فارسی
مشہور کتاب ہے مصنفہ شیخ
فرالدین عطار۔ اس اردو ترجمہ
ہے۔ جس میں اکثر اولیائے
کرام حالات اور اُن کا طرز
عمل و دیگر فضائل درج ہیں
لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ ۸عہ/

**سوانح عمری حضرت خواجہ
معین الدین اجمیری** رحمۃ
اللہ علیہ اس میں آپکی زندگی
کے حالات مفصل تحریر ہوئے
ہیں مطالعہ سے لذت روحانی
حاصل ہوتی ہے۔ ۱/

**سوانحعمری حضرت
مخدوم صابر کلیری**
رحمۃ اللہ علیہ۔ رموز عرفانی
کا گنجینہ ہے۔ اہل تصوف
کے لئے بیش بہا خزینہ ہے
تمام حالات بالترتیب اور
واضح طور پر درج ہوئے ہیں ۸/

اللہ والوںکی محفل۔ ۴/
مقاصد الصالحین ۸/

قصہ جات مفید خاص و عام

مذہب عشق	۴/
شاہنامہ اردو	۱۲
تفسیر سورۂ یوسف	۱۰/
یوسف زلیخا	۴
قصہ گل وصنوبر	۳/
داستان امیر حمزہ	۸عہ/
الف لیلہ ہزار داستان	۶عہ/ ۸/
روایت بسم اللہ	۱۰/
انوار سہیلی	۱۲/
بہار دانش	
گلزار ابراہیم	
قصہ بہرام گور	۰۳/
آرائش محفل	۸/
باغ و بہار	۶/
قصہ شاہ روم	۱/
قصہ سندباد جہازی	۳
قصہ شاہزادہ قمرالزمان	۰
کل کا گھوڑا	۰

رحمت یزدان - یہ وہ کتاب ہے جس میں رحمت و بخشش کے دریا بہا دیئے ہیں۔ ۸/

درود مقدس - یہ وہ مقدس کتاب ہے جس میں درود شریف کے وظیفہ سے لہر بہر ہو جاتی ہے ۸/

علامات قیامت - مخبر صادق حضور صلعم کی دی ہوئی سچی خبریں اور آنیوالے زمانہ کا حال ۸/

شہادت حسنین - اہل بیت اطہار کی آیت قدسی اور توحید الٰہی بچے بچے کی شہادت۔ ۸/

ہمارا فوٹو - ایک اصلاحی کتاب جس میں بلحاظ اعمال ہمیں اپنا چہرہ صاف نظر آجاتا ہے ۴/

طوفان نوح - تمام عالم کا غرق آب ہونا اور جناب نوح علیہ السلام کا پورا حال۔ ۲/

صبر ایوب - حضرت ایوب علیہ السلام کا حیرت انگیز صبر اور آپ کا پورا قصہ ۴/

بیان میلاد و وفات - روحی فدا جناب رسول صلعم کا بیان میلاد و وفات ۴/

مقام عبرت - یوں تو تمام دنیا مقام عبرت ہے مگر قارون کا زمین میں دھنسنا اور قصہ دانیال عجیب ہے ۴/

اسم اعظم لیجئے اسم اعظم معلوم کر لیجئے اور بسم اللہ شریف کی شان جلالی و جمالی سے خبردار ہو جائیے ۴/

نعمت اخلاص - یہ کتاب انسان کو اخلاص کا تبلانا بتا دینے والی عجیب کتاب ہے ۸/

عشق الٰہی یہ کتاب دریائے عشق الٰہی میں غوطے دیکر انسان کو پارس بنا دیتی ہے ۸/

بہار علم یہ کتاب علم الٰہی کی درخشانیاں اور جہالت کی خرابیاں آنکھوں سے دکھا دیتی ہے ۴/

ثمرہ محنت - اس کتاب میں محنت کش اور کاہل وجود کا موازنہ کیا ہے۔ ۴/

تصانیف مداح خیر الانام حضرت اکبر وارثی میرٹھی مدظلہ

میلاد اکبر	۸/	گلستان اکبر	۶/	روایت بسم اللہ	۱/
باغ کلام اکبر یعنی دیوان اکبر	۱۴/	ملال حسین۔	۶/	جنت کا پھول	۱/
نہال روضۂ اکبر	۴/	فدیہ ابراہیم	۱/	جنت کی کلی۔	۱/
ریاض اکبر	۱۴/	روایت بلال	۲/	تعویذ جو مانگو ملے	۱۲/
گلزار اکبر	۴/	معراج معلیٰ	۲/	روایت مشاطہ	۱/

ملنے کا پتہ

محمد یوسف خان مالک کتبخانہ یوسفی - سہارنپور



تعارف

کتبخانہ "یوسفی سہارنپور" کے قیام کو صرف دو سال کا قلیل زمانہ گذرا ہے
اِس عرصہ میں جو شہرت ونیکنامی۔ خوش معاملگی۔ صفائی کاروبار اور
کامیابی اسکو حاصل ہوئی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ہم جناب کی
توجہ اس طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کو کتب بینی کا شوق
ہے اور آپ علم دوست ہیں تو قبل اسکے کہ آپ کسی دوسرے مطبع یا کتبخانہ
کی طرف متوجہ ہوں ایک کارڈ لکھکر اس ناچیز "کتبخانہ یوسفی سہارنپور"
کو یاد فرمائیں اور صفائی معاملہ معلوم کریں تجربہ کے بعد آپ اسی کے
دلدادہ ہو جائیں گے۔ کتبخانہ میں ہر قسم کا اسٹاک مثلاً قران مجید مصری
و مترجم۔ حمائلیں مصری و مترجم۔ کتب حدیث۔ فقہ درسی۔ پنجسورہ منزل و مترجم
پارے۔ قاعدے۔ کتب مناظرہ۔ طب۔ ناول۔ تاریخ۔ قطعات لغتیات
تعویذ، اشغال، عملیات، قصہ جات، غزلیات وغیرہ وغیرہ ہر وقت موجود رہتی ہیں

العبد خاکسار محمد یوسف خان مالک و منیجر کتبخانہ یوسفی۔ سہارنپور یوپی